بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

8۔ سورۃ انفال

آٹھویں تراویح

نویں پارہ کے ثلث سے دسویں پارہ کے آخر تک تلاوت۔

یہ سورۃ جنگ بدر کے مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ جو مالِ غنیمت مفت بغیر کسی محنت مشقت کے عطا کرے اس میں اللہ کا حصہ اس کے رسول کا حصہ غریب مستحقین، مسکین، محتاجوں کا حصہ بھی شامل ہے۔ مال کا 5/1 پانچواں حصہ خیرات صدقہ نکال دو باقی 5/4 حصہ مسلمان مجاہدین میں تقسیم کردو۔ مالِ غنیمت کا حق اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ہے۔ تم اللہ کے بن جاؤ۔ اللہ سارا مال و دولت تمہارے قدموں میں ڈال دے گا۔ تم کو غنی کردے گا۔ مال کا دولت کا مل جانا اہم بات نہیں ہے اس کا صحیح مصرف انسان کی آزمائش امتحان بن جاتا ہے۔ انسان کا مومن بننے کا مقصد حیات اللہ کی رضا اللہ کے رسول کی خوشنودی، اس کی پیروی میں ہے نہ کہ مال و دولت کے حاصل کرنے میں ہے۔ مال و دولت کی طلب میں عمریں گنوا دو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ خدا کی راہ میں جنگ جہاد کے لیے نکل جاؤ۔ مشکلات مصائب سے مقابلہ کرو۔ تمہارا عزم تمہاری ہمت اور تمہارا بھروسہ خدا پر ہونا چاہیے۔ تمہاری تعداد کی اکثریت اور قوت کوئی چیز نہیں ہے اس پر تکیہ یا تردد مت کرنا۔ اگر مومن جانباز بیس آدمی ہوں تو کافروں کے سو آدمیوں کے لیے کافی ہیں۔ اگر تم میں مجاہد مخلص دین کے لیے مال جان قربان کرنے والے ایک سو مرد تیار ہوں تو ایک ہزار کے کفار مشرک لشکر کے لیے کافی ہیں۔ اصل مدد اللہ کی ہوتی ہے۔ بدر کا واقعہ مسلمانوں کی تربیت کا پہلا اسکول تھا۔ جس میں ایمانی آزمائش مقصود تھی۔ مسلمان کامیاب ہوئے۔ اللہ کی مدد ان کے ساتھ تھی۔ جنگِ احد ان کی ہجرت کے بعد کی تربیت کا دوسرا اسکول تھا۔ اس میں مسلمان ہار گئے، جیتی ہوئی جنگ ہار دی اس کا اصل سبب رسول اللہ کے حکم کی خلاف ورزی تھا۔ دنیا کی کوئی کامیاب مراد پوری نہیں ہو سکتی اگر اس میں رسول اللہ کی اطاعت پیروی شامل نہ ہو۔ تمہاری دنیاوی کامیابی کا راز رسول اللہ کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہے۔ دوسرا سبق مال و دولت کی کثرت تمہارے لیے آزمائش بن جاتی ہے کہ کبر و غرور تکبر پیدا کردیتی ہے اور تم بے عقل غیر متوازن ہو جاتے

ہو۔ مال و دولت کی حرص سے بچو۔ دولت اپنے پاس جمع مت ہونے دو۔ دنیا میں پوری زندگی
خود آزمائش سے گذرتی رہتی ہے۔ تمہارا مال تمہاری دولت تمہاری بیوی بچے سب فتنہ ہیں۔ تم
کن کن فتنوں سے بچو گے کتنی آزمائشوں سے گذرو گے۔ ہر وقت اللہ کا خوف دل میں رکھو اس
سے ڈرتے رہو۔ واعلموا جان لو تمہاری جان اور مال اللہ نے خرید لی ہے۔ مال کا خمس نکالا کرو۔ اس
سے سامانِ جنگ اسلحہ جہاد کی تیاری میں مدد لو۔ مسلمانوں کی ایک جماعت تیاری ہونی چاہیئے جو
دین کی حفاظت اور مدافعت کا انتظام کرے۔ جنگِ بدر میں خیانت ہوئی اللہ نے رسول اللہ سے
اس کی باز پرس کی اس کا مواخذہ ہوگا۔

38 اللہ تمہاری چھوٹی چھوٹی باتوں کو لکھتا جاتا ہے اگر وہ اس پر تمہارا مواخذہ کرنے لگے
تو تم کہیں کے بھی نہ رہو گے تم کو مہلت دی جاتی ہے کہ سدھر کر اصلاح کر لو۔ اللہ تمہاری غلطی
گناہ معاف کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا احسان ہے۔ اللہ نے جنگِ بدر کو یوم الفرقان کہا ہے
یعنی فیصلے کا دن اس دن میدانِ بدر میں حق و باطل کا فیصلہ ہوا تھا۔ اللہ کا قانونِ جنگ یہ ہے کہ
جب دو فریق آپس میں مقابلہ کریں تو مومنوں کو چاہیئے کہ آپس میں مکمل اتفاق و اتحاد ہو کر ایک
خیال ایک مقصد سے لڑو۔ دوسرا قانون عزم و ہمت سے ثابت قدم رہنا ہے پیٹھ پلٹا کر کسی
صورت میں میدانِ جنگ سے نہیں بھاگنا اور نہ پست ہمت ہو جانا۔ اللہ کی مدد ہر حال میں
مسلمانوں کے ساتھ ہوگی۔ تیسری اہم بات معرکہ جنگ و جدل میں رسول اللہ کی اطاعت اور ان
کی پیروی لازمی ہوگی اور چوتھی بات کثرت سے اللہ کا ذکر اس کی تسبیح مسلمانوں کی زبان سے
ادا ہوتی رہے۔ مسلمان صبر و ہمت سے تحمل و برداشت سے ہر مصیبت کا مقابلہ کریں اللہ کی
مدد نصرت ان کے ساتھ رہے گی۔ جو لوگ اللہ کے احسانات انعامات سے کفر کرتے ہیں خدا کے
نافرمان سرکش ہو جاتے ہیں اللہ ان سے اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے۔ فرعون کی حکومت اس سے
چھین لی۔ اصحاب حجر اور اصحاب مدین والوں سے بھی ایسا ہی سلوک ہوا۔ سب نے شرک و کفر کیا
سب کی نعمتیں چھینی گئیں۔ سب ہلاک برباد ہوئے۔ سب بد ترین مخلوق کافر اور مشرک ہیں۔

66 اے رسولِ خدا تم نے کیا کام کیا؟ اللہ کے لیے تمہاری حرکت ناپسند ہوئی۔ جنگِ
بدر میں تم سے کافروں کے ستر آدمی قتل کیے جنگ کے نتیجہ میں، ستر قیدی تم کو مالِ غنیمت
میں اسیر ہو کر ملے۔ تم کو چاہیئے تھا کہ ان قیدیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا خون زمین پر بہا دیتے
یہ بدلہ اور انتقام تھا ان کفارِ مکہ کے ظلم و ستم کا جو انہوں نے سابقون الاولون کے ساتھ مکہ میں کیا
تھا۔ قتل کیا مسلمانوں کو بے وطن کیا، گھروں سے نکال باہر کیا، کاروبار و تجارت مال مویشی پر

زبردستی قبضہ کیا تھا۔ ان کی سزا قتل تھی تم نے ان سے فدیہ لیا اور انہیں چھوڑ دیا۔ اگر خدا کا نوشتہ قدرت پہلے سے تمہارے حق میں لکھا نہیں جاتا تو تمہیں اس ناحق فیصلے کی سزا دی جاتی۔ مگر اللہ نے کرم کیا فیصلہ پہلے ہو چکا تھا۔ اسلیے تمہیں معافی دی گئی۔ فدیہ کا مال تمہارے لیے حلال کردیا گیا۔ ان قیدیوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرو ان کے دلوں میں ایمان چھپا ہوا ہے تو یہ ضرور ایمان لائیں گے۔ اللہ نے مومنوں کو بشارت دی ہے سابقون الاولون کے مقام و مراتب بہت بلند ہیں۔

جنگ بدر کے بعد کے اسباب و مضمرات کا سلسلہ جاری ہے یہ سورت توبہ سورۃ انفال کا ضمیمہ ہے اس لیے ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے۔ بغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع ہوئی ہے۔ یہ جلالی سورت ہے۔ ان میں منافقین اسلام پر اللہ کا غیض و غضب بھی آیا ہے اس لیے اس کی جلالی کیفیت میں الرحمن الرحیم کی جگہ نہیں ہوتی۔ جنگ بدر کے بعد جہاں تک ہوسکے اپنے حلیفوں کے معاہدوں قول و قرار کو پورا کرو صبر سے کام لو جو لوگ بدعہد ہوئے اپنا قول و قرار توڑ ڈالا معاہدوں کی یکطرفہ خلاف ورزی کی ان کو مہلت دے دو معاہدے ختم کرنے کی۔ وعدہ خلاف لوگوں کی مسلمانوں سے دوستی نہیں ہوسکتی جو لوگ قول و قرار توڑتے ہیں وہ فاسق ہیں ان سے قطع تعلق کرلو۔ دوسرا حکم یہ سنایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر یقین کیا نماز پڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ صالح متقی زندگی پسند کرتے ہیں۔ ان کے دوست بن جاؤ ان کے قصوروں کو معاف کرو۔ ظلم و زیادتی کسی سے نہ کرنا۔ اللہ سے ہر وقت ڈرو، خوف رکھنا۔ کوئی مشرک تمہاری پناہ میں آئے تو اس کی حفاظت کرو اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔ دین اسلام قبول کرلے تو اپنے میں ملالو۔ بدبخت ہیں وہ لوگ جنہیں اپنے قول و فعل کا پاس نہیں ہوتا۔ ان کے معاہدوں کو توڑ دو۔ بدعہد لوگوں سے لڑو، ان کو قتل کردو۔ یہ لوگ خدا کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کر اقرار کرتے ہیں، عہد کرتے ہیں اور پھر توڑ ڈالتے ہیں، ان کو قتل کردو۔ مشرکین اور اہل کتاب کا یہ خیال کہ وہ بیت المقدس کے والی ہیں۔ ہیکل کے خدمت گذار ہیں کعبۃ اللہ کے متولی، حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں ہر سال حج کا اہتمام کرتے ہیں، نیک کام کرنے والے ہیں حالانکہ وہ کفر و شرک کی گندگی میں مبتلا ہیں۔ اللہ کا گھر وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو ایمان و عقیدے کے پاکیزہ صاف ستھرے ایک خدا کو ماننے والے ہیں۔ آخرت پر یقین محکم رکھتے ہیں۔ نماز پابندی سے پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرنے والے ہیں۔

30 مسلمانوں نے دو جنگیں بدر اور جنگ حدیبیہ لڑیں اللہ نے حدیبیہ بغیر جنگ کے صلح کرادی اس کے بعد غزوہ حنین کا معرکہ پیش آیا۔ مسلمانوں کو ناز تھا اپنی کثرت تعداد پر ان کو غرور ہو چلا تھا کہ وہ اب ہزاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کا غرور تکبر توڑ ڈالا انہیں شکست ہوئی جنگ احد کی طرح اس کے بعد فتح مکہ نصیب ہوا 9 ہجری میں۔ اللہ نے حکم دیا مکہ میں کافر مشرک اب کبھی نہیں آئیں گے یہ نجس قوم ہے نجس قوم کا اللہ کے گھر میں کیا کام وہ کبھی شہر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے یہ شہر مقدس اور محترم ہے۔ اللہ اہل مکہ کو غنی کردے گا۔ یہودی کہتے ہیں حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ ابن مریم خدا کے بیٹے ہیں خدا پر جھوٹا الزام لگانے والوں کا فیصلہ روز قیامت ہوگا۔ یہ خائن بے ایمان لوگ ہیں۔ خیانت اور غبن ان کے پسندیدہ کام ہوتے ہیں۔ ان کے مذہب میں جائز ہیں۔ جنگ تبوک کا اعلان ہوا اور مسلمان گرمی کی شدت میں اس طرف چلے۔ کچھ صحابہ رسول سے تساہل و تکاہل ہو گیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جنگ زیادہ دنوں چلے گی اور وہ اپنی کھجور کی فصلیں جو پک چکی تھیں۔ انہیں اتار کر مجاہدین سے جا ملیں گے اور کچھ منافقین نے سادہ لوح مسلمانوں کو جن کے عقیدے کچے تھے بہکا کر ورغلا کر جنگ تبوک میں شریک نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہوا فرمایا مسلمانو! تمہارے ہمت و ایمان کو کیا ہو گیا تم اپنے گھروں سے جہاد کے لیے نکلتے کیوں نہیں۔ کیا تمہارے قدم بھاری ہو گئے کہ چل نہیں سکتے خدا کی راہ میں دین کی سربلندی کے لیے کفر و شرک کے مقابلے میں اللہ کا رسول تمہیں بلا رہا ہے اور تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہو۔ کیا تمہیں اپنی دنیا، مال، فصل، کھیتی اس قدر پسند آ گئی کہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کی تم سرتابی کرنے لگو تساہل برتو اور جہاد میں پیچھے رہ جاؤ۔ اللہ تمہیں سخت عذاب دینے والا ہے تم ہلاک ہو جاؤ گے تو خدا تمہاری جگہ دوسری قوم کو پیدا کردے گا اور اپنے دین کا کام ان سے لے گا اور اللہ اپنے حبیب کے لیے بہت کافی ہے۔ جب کافروں مشرکوں نے اللہ کے حبیب کو مسلمانوں کو مکہ شہر سے نکالا بے وطن کیا، ان کو قتل کرنے کی سازشیں کی تھیں تو اس وقت کس نے اللہ کے رسول کی مدد کی تھی اور جب اللہ کا رسول اپنے رفیق کو لے کر بے یار و مددگار اپنے گھر سے نکلا اور غار ثور میں کفار مکہ کے تعاقب سے بچنے کے لیے پناہ لے رکھی تھی تو اس وقت اللہ کے رسول کی کس نے مدد کی تھی۔ اللہ کا رسول اپنے غار کے ساتھی سے کہہ رہا تھا ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم نے ان کو بچایا ان دونوں کو تسلی دی۔ ہم نے ان کی ایسی مدد کی کہ تم جان بھی نہیں سکتے۔ اللہ بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ نے جنگ تبوک کی لڑائی کا خطرہ دور

کردیا۔ مسلمان واپس شہر مدینہ آگئے اب ان منافقین کے حضور صلعم کے پاس گروہ در گروہ آنے لگے کہ ان سے معذرت کریں کہ وہ جنگ میں ان کا ساتھ نہ دے سکے، طرح طرح کے بہانے لے کر آئیں گے۔ عذر، حیلے، معذرت کریں گے۔ اے حبیب تم بڑے رحمدل شفیق اور مہربان ہو۔ خبردار ان منافقین کو کبھی معاف نہ کرنا اور نہ ان کے عذر سننا۔ یہ جھوٹے، دغا باز، فریبی ہیں۔ تم سے جھوٹی قسمیں کھائیں گے تم ان کو نہیں جانتے اللہ ان کے دلوں کا حال خوب جاننے والا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جنگ احد میں تمہارا ساتھ چھوڑا تھا، ان منافقین کے ساتھ تمہارے مخلص صحابہ مدینہ کے انصار جن کے دل ایمان و عقیدہ کے مستحکم ہیں ان سے بھی غلطی اور بھول ہو گئی۔ ان کو کاہلی اور غفلت نے پیچھے چھوڑ دیا۔ اللہ ان کے دلوں کا حال خوب جانتا ہے وہ پچھتا رہے ہیں افسوس کر رہے ہیں خدا اور اس کے رسول سے شرمسار اور نادم ہیں، ملامت خود کو کر رہے ہیں۔ اللہ ان کا فیصلہ بھی سنانے والا ہے۔ اے رسول یہ منافقوں نے مسجد ضرار بنائی ہے چاہتے ہیں تم اس مسجد میں نماز پڑھو۔ مسجدیں اللہ کا گھر پاک مقدس ہیں۔ نفاق کی بنیادوں پر جو مسجد تعمیر ہو اس کو گرادو، جلادو۔ اللہ نے مومنوں کی جان و مال کو جنت کے عوض خرید لیا ہے کیا ہی اچھا سودا ہو گیا اللہ نے تم کو جان دی مال دیا اور خود ہی اس کا سودا کرلیا۔ اس کو خرید کر تم کو سرفراز کردیا۔ (سورۃ توبہ۔ 93)